VFAST Transactions on Islamic Research
http://vfast.org/journals/index.php/VTIR@ 2020 ISSN(e): 2309-6519;ISSN(p): 2411-6327
Volume 8, Number 1, January-December, 2020 pp. 104–112

فارسی ادب میں شیخ شرف الدین احمد بن یحیٰ منیریؒ کی خدمات:ایک جائزہ

THE CONTRIBUTION OF SHAIKH SHARFUDDIN AHMAD BIN YAHYA MANERI IN PERSIAN LITERATURE: AN OVERVIEW

DR. ATIF IMRAN
Guest Faculty
Department of Islamic Studies, Maulana Azad National Urdu University
Hyderabad, India. Pin: 500032
Imranaatif01@gmail.com

Abstract. *The current study will examine the contribution of Shaikh Sharfuddin Ahmad bin Yahya Maneri (1263- 1381) in Persian Literature: An Overview. He is one of those distinguish scholar who has left ineradicable impact on the Muslim world through his noteworthy contribution to Sufism and Persian Language. During his age Indian clerics and mystics have rendered various contributions in Madaris and Khanqahs (Monasteries). Especially in the Middle Ages when Persian flourished in Madaris and khanqahs was the dominant language in India. The scholars and Sufi saints of this era have written on interdisciplinary subjects in Persian language and have wonderfully increased the collection of books in Persian. During this era an important and well-known name among them is Sheikh Sharaf-ud-Din Ahmad bin Yahya Maneri who wrote several books in different subjects and topics in Persian. Makhdoom Shaikh Sharaf-ud-Din Ahmad bin Yahya Maneri (1263- 1381) who is popularly known as Makhdoom-ul-Mulk Bihari and Makhdoom-e-Jahan is one of the most prominent Sufi saint of Bihar India during 13th and 14th century. His longevity in the field of writing was memorable among his contemporaries. His life was committed to religious and mystical works, which stimulate many scholars for serving the cause of Islam and contribution to Islamic learning and mysticism. This study will shows how Makhdoom Bihari has greatly influenced his era through his preaching and teaching of Islam in the way of Sufism and how his writings made a great contribution in Persian Language through his books Irshad al Talibeen, Sharah Adab al Murideen, Fawaid al Murideen, 'Aqaid e Sharfi, Mirat al Muhaqqiqeen, Rahat al Qulub, Maktubat e Sadi, Maktubat e Do Sadi, Fawaid e Rukni, and Maktubat e Bist wa Hisht etc. This will also shows How his inner state, belief and observation, the dominance of the da'wah, the spirit of sincerity and compassion, the purity of the soul and the purity of the heart, and with all this, good taste and command over language has given Shaikh Sharfuddin Ahmad a high literary position among his generation, he also has developed a consistent style of expressing his thoughts and feelings this is specific only to him. His writings have a special place not only in Persian literature but also in Islamic literature and throughout the immense knowledge and facts, da'wah and reform; there will only be few things that are unparalleled in the literature and influence of language.*

Key Words: Sharfuddin, Persian, Sufism, Khanqah, Maktubat, Literature, Malfuzat.

ہندوستان کے علما اور صوفیا نے مدارس اور خانقاہوں میں گوشہ نشیں ہو کر ہرعہد میں گوناگوں خدمات انجام دی ہیں۔خاص طور سے عہد وسطی میں جب کہ ہندوستان میں فارسی زبان رائج تھی مدارس اور خانقاہوں میں فارسی کو عروج حاصل تھا۔اس عہد کے علماء اور مشائخ نے فارسی زبان میں کتابیں لکھ کر فارسی کے کتابی ذخیرہ میں حیرت انگیز اضافہ کیاہے۔ان میں ایک اہم اور معروف نام حضرت شیخ شرف الدین احمد بن یحی منیری کابھی ہے۔ جو مخدوم الملک کے نام سے معروف ہیں۔

۱

نام ونسب

آپ کا نام ”احمد“ لقب شرف الحق و الملۃوالدین تھا نیز آپ مخدوم جہاں،مخدوم الملک بہاری جیسے خطابات سے نوازے گئے۔آپ کی پیدائش سلطان ناصر الدین محمود بن سلطان شمس الدین التتمش کے دور حکومت میں ۵/جولائی 1263ء بمطابق 661ھ شعبان کے آخری جمعہ کو جنوبی بہار کے ضلع پٹنہ قصبہ منیر میں ہوئی۔ والد کا نام شیخ یحییٰ اور والدہ کا نام بی بی رضیہ تھا۔ شیخ شرف الدین چاربھائی تھے۔ شیخ خلیل الدین، شیخ جلیل الدین، شیخ حبیب الدین۔ آپ کے اجداد میں شیخ محمد تاج فقیہ جیسی علمی ودینی شخصیت رہی ہے جس کی وجہ سے اس خاندان کو خطہ بہارمیں شہرت اور مرجعیت حاصل ہوئی، آپ کا شجرہ نسب تیسری پشت میں شیخ محمد تاج فقیہ سے ملتا ہے سلسلہ نسب یہ ہے: شرف الدین احمد بن شیخ یحییٰ بن اسرائیل بن مولانا محمد تاج فقیہ۔ اس طرح مولانا محمد تاج فقیہ آپ کے پردادا ہوتے ہیں، جن کا شمار اپنے زمانے کے بڑے علماء اور مشائخ میں ہوتا تھا۔محمد تاج فقیہ شہر الخلیل(شام)سے نقل مکانی کرکے بہار کے قصبہ منیر میں قیام پزیر ہوئے ۱ـ۔ کچھ مصنفین نے آپ کو سلطان شہاب الدین غوری کا ہمعصر شمار کیا ہے۔[1]

تعلیم اور بیعت

شیخ شرف الدین کی ابتدائی تعلیم اس وقت کے رواج کے مطابق مکتب میں ہوئی۔اس کے بعد اس دور کے جیّدعالم مولانا اشرف الدین ابوتوامہ کی شاگردی اختیار کرنے کے لئے موجودہ بنگلہ دیش میں واقع سنار گاؤں کا سفر کیا، اور اعلی تعلیم حاصل کی۔سید ضمیر الدین لکھتے ہیں

مخدوم نے ایک زمانہ دراز تک مولانا اشرف الدین ابو توامہ کی صحبت میں تفسیر،فقہ، حدیث، ”اصول کلام، منطق، فلسفیات، ریاضیات تمام علوم متعارفہ کی تحصیل کی اور اچھی طرح کی“۔ ـ[ii]

حصول تعلیم کے دوران ہی آپ کے استاذ نے اپنی لڑکی بی بی ہاجرہ کی شادی آپ سے کرا دی جس سے آپ کو تین اولاد ہوئیں لیکن سوائے شاہ ذکی الدین کے باقی سب ایام طفولیت میں ہی میں وفات پاگئے۔

تحصیل علم کے بعد مخدوم منیر واپس تشریف لائے اور تھوڑے عرصہ قیام کے بعد گھر بار چھوڑ کرمرشد کی تلاش میں دہلی کا رخ کیا۔ اس سفر میں آپ کی ملاقات خواجہ نظام الدین اور شرف الدین پانی پتی سے ہوئی۔بڑی تلاش و جستجو کے بعد آپ شیخ نجیب الدین فردوسی کے ہاتھ پر بیعت ہوئے۔پھر وطن واپس ہوتے وقت راستے میں آپ پر جذب غالب ہو گیا جس کے بعد ایک عرصہ تک جنگلوں میں گوشہ نشیں رہے،بہیا (ضلع آرہ)کے جنگل میں ۱۲ سال پر مشقت عبادت و ریاضت میں گذارے۔ اس دوران آپ نے راجگیر(ضلع نالندہ) کے جنگلات میں بھی گوشہ نشینی اختیار کی۔ جو ایک زمانے تک گوتم بدھ کا قیام گاہ اور مگدھ کا پائے تخت تھا۔

اصلاح وارشاد

قیام راجگیرکے دورا ن عقید ت مندوں کا جم غفیر آپ کے پاس پہنچنے لگا اور پھر رفتہ رفتہ آپ کو آبادی میں جاکر رشد و ہدایت کا سلسلہ شروع کرنا پڑا۔ چنانچہ آپ ابتداء میں صرف جمعہ کے روز قصبہ بہار کی مسجد میں وعظ کرتے۔ لیکن رفتہ رفتہ خلق خدا کی اصلاح کی فکر میں اضافہ ہوتا رہا، اور بالآخر وہیں جا کر قیام کرنا شروع کردیا۔[iii]

بہار کی اسلامی تاریخ میں مخدوم شرف الدین احمد بن يحيٰ منیری کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔اسلام کی اشاعت میں انہوں نے اہم رول ادا کیا۔ انگنت لوگوں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی اور اپنے گناہوں

سے توبہ کی۔ نیز سیکڑوں علماء اور عارفین واصل بحق ہوئے اور کثیر تعداد میں غیرمسلموں نے اسلام قبول کیا۔ اس سلسلے میں مخدوم کے ہاتھ پر ایک جوگی کا اسلام لانا صراحت سے ملتا ہے۔[iv]

مخدوم جہاں کا تعلق سلسلہ فردوسیہ سے تھاسلسلہ فردوسیہ کا فروغ قصبہ بہار و مضافات میں انہیں کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ ان کی تصانیف نے اس سلسلے کو مرکزی حیثیت کا حامل بنایا۔

خلفاء ومریدین

آپ سے متعدد اکابر علماء نے فیض حاصل کیا۔جن میں خاص طور سے مولانا برہان الدین شمسی مظفر بلخی ممتاز ہیں۔ بلخی مریدوں میں مظفر بلخی نے کافی شہرت حاصل کی۔

حضرت مخدوم جہاں کے مریدوں کی تعداد ایک لاکھ سے زائد اور خلفا کی تعداد ۳۱۳/بتائی جاتی ہے۔ جن میں سے چند بہت نمایاں خلفا کے نام اس طرح ہیں حضرت مولانا مظفر بلخی، حضرت مولانا حسین معز بلخی، حضرت مخدوم شعیب، حضرت بہرام بہاری،حضرت مولانا ابراہیم، حضرت مولانا آموں، حضرت مولانا نصیرالدین سمنانی اودھی، حضرت مولانا شمس الدین مشہدی، حضرت مخدوم راستی پھلواری، حضرت مولانا قاضی شمس الدین، حضرت مولانا قاضی صدرالدین، حضرت قاضی اشرف الدین، حضرت سید علیم الدین گیسودراز دانش مندنیشاپوری، حضرت شیخ شمس الدین محمود بدایونی، حضرت سید العارفین سید علی ہمدانی۔[v]

تعلیمات وارشادات

مخدوم جہاں کی خانقاہ ارشاد وتربیت کا بہت بڑا مرکز تھی جس سے ہر شاہ وگدا، عالم وعامی اپنے اپنے ظرف کے مطابق فیض یاب ہوتا۔آپ کی مجلس میں ہر طبقہ کے لوگوں کو حاضر ہونے اور استفادہ کرنے کی اجازت تھی۔آپ کی مجالس بڑے گہرے معارف و حقائق اور تصوف کے دقیق نکات پر مشتمل ہوتی تھی۔ اس خانقاہ کے فیضان سے بہار، جھارکھنڈ اور بنگال کی تمام سرزمین سیراب ہوئی اور اب تک ہورہی ہے۔مخدوم جہاں نے اپنی خانقاہ میں بیٹھ کر تحریر وتقریر کے ذریعہ رشد وہدایت کا سلسلہ برابر جاری رکھا۔ اس کا اندازہ آپ کی تصنیفات وملفوظات کے ذریعہ لگایا جاسکتا ہے۔آپ کی تصنیفات و ملفوظات زیادہ تر فارسی زبان میں ہے۔

تصنیفات وتالیفات

آپ نے اپنی خا نقا ہی زندگی میں تحریر و تقریر کے ذریعہ سے عام مسلمانوں میں رشد و ہدایت کا سلسلہ برا بر جا ری رکھا جس کا اندازہ آ پ کے ملفوظات و مکتوبات کے مطالعہ سے کیا جا سکتا ہے۔فارسی زبان و ادب کی ترویج میں حضرت مخدوم کی تصنیفات و تالیفات کی اہمیت روز روشن کی طرح عیاں ہے۔مخدوم الملک کی تصانیف کی تعداد یوں توبہت بتائی جاتی ہے۔ لیکن ان میں سے چند ہی تصانیف دستیاب ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

(۱) ارشاد الطالبین (۲) شرح آداب المریدین (۳) ارشاد السالکین (4) رسالہ مکیہ وذکر فردوسیہ

(۵)فوائد المریدین (6) اجوبہ (۷) لطائف المعانی (۸) عقائد شرفی (۹) اور ادکلاں

(۱۰) اور اداوسط (۱۱) اور ادخورد (۱۲) ارشادات (۱۳) رسالہ درہدایت حال (14) مرأة المحققین

(15) رسالہ وصول الی اللہ

آپ کی تصنیفات کا مختصر جا ئزہ:

ارشاد الطا لبین:

اس تصنیف میں حضرت مخدوم الملک نے طالب حق کو مختلف قسم کی ہدایتیں دی ہیں، اس کتاب کو انڈیا آفس کی فہرست میں صفحہ نمبر ۱۰۲۰ پربرہان العارفین کے نام سے ذکر کیا ہے۔

ارشاد السالکین:

یہ تصنیف چار صفحات پر مشتمل ایک رسالہ ہے، جس میں حضرت مخدوم الملک نے بتا یا ہے کہ کا ئنات کی ساری چیزیں ایک ہی نور کی مختلف صورتیں ہیں، نور،عالم لاہوت سے جبر وت میں آیا، تو روح ہوا، اور جبروت سے ملکوت میں منتقل ہوا تو قا لب کہلایا، اور ملکوت سے نا سوت میں پہنچا تو جسم کے نام سے موسوم ہوا،اس طرح نورعالم کثیف میں آیا تو نار ہوا، نار کثیف ہو کر باد ہوئی، اور باد کثیف ہو کر آب ہو ئی اور آب کثیف ہو کر خاک ہو ائی، پس انسان اور عنصر اربعہ ایک ہی چیز کی مختلف صورتیں ہیں۔

رسالۂ مکیہ و ذکر فردوسیہ:

یہ تصنیف سات صفحات پرمشتمل ایک رسالہ ہے جس میں اذکار کے اقسام اور طریقے بتا ئے گئے ہیں۔

شرح آداب المریدین:

یہ تصنیف حضرت شیخ ضیا ء الدین ابو نجیب عبدالقاہر سہروردی کی مشہور عربی تصنیف آداب المریدین کی شرح ہے، یہ ۷66 ھ بمطابق ۱۳64ء میں مرتب ہوئی،یہ تصوف کی ضخیم کتاب ہے ا س کتا ب کو تصوف کی قاموس حیثیت حا صل ہے، اس کا اردو ترجمہ شاہ قسیم الدین (خانقاہ بہارشریف) نے کیا ہے۔

فوائدالمریدین:

یہ تصنیف ایک مختصر رسالہ ہے، جس میں مریدوں کے لئے کلمۂ طیبہ کی فضیلت، نماز با جماعت کی برکت، بعض آیتوں کے فیوض،گورستان، منکر نکیر، بہشت، دوزخ، قیامت، ایمان، حقوق الوالدین، حقوق ہمسایہ، حقوق زوجین کے لئے کچھ ہدایتیں ہیں۔ شاہ قسیم الدین نے اس کا بھی اردو میں ترجمہ کیا ہے، اوراپنے دیباچہ میں بہت صحیح لکھا ہے کہ یہ رسالہ عوام اور خواص کے لئے ایک شمع ہدایت ہے، اور اس کے مطالعے سے ضلالت اور گمراہی کے سیلاب کو روکا جا سکتا ہے، اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے والا، اسلامی تہذیب اور اخلاق کا ایک نمونہ بن سکتا ہے۔

اجوبہ:

یہ کتاب سوالات و جوابات کا ایک مجمو عہ ہے، زاہدین و دوسرے مقربین جو حضرت مخدوم الملک سے وقتا فوقتا سوالات کیا کرتے تھے، اور وہ جو جوابات مر حمت فرماتے، ان کو اس رسالہ میں جمع کر لیا گیا ہے،تصوف کے بہت سے مسائل اس رسالہ میں پائے جاتے ہیں۔

لطائف المعانی:

یہ تصنیف معدن المعا نی کا خلاصہ ہے۔

اشارات:

اس تصنیف میں 37 سولات کے مذہبی اور صوفیانہ جوابات لکھے گئے ہیں۔

رسالہ در ہدایت حال:

یہ تصنیف تین ورق کا ایک رسالہ ہے، جس میں راہ طریقت میں داخل ہونے کے سرایت کو درج کیا گیا ہے۔

مراۃ المحققین:

اس تصنیف میں صوفیانہ رموز و نکات پر روشنی ڈالی گئی۔

رسالہ اصول الی اللہ:

کتاب کے نام سے واضح ہو تا ہے کہ اس کتاب میں وصل الٰہی کے طریقوں سے گفتگو کی گئی ہے

ان تصانیف کے موضوعات تصوف،اور اوراد، و اذکار ہیں۔

ملفوظات

حضرت مخدوم کی مجالس میں جو گہر ہائے معانی بکھرتے رہتے تھے، ان کو آپ کے خلفاء نے مرتب کرکے آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ کردیا ہے، جن کے نام یہ ہیں:

(۱) معدن المعانی (۲) خوان پر نعمت (۳) مخ المعانی (4) فوائد غیبی

(۵) گنج لایفنی (٦) مونس المریدین (۷) راحت القلوب (۸) ملفوظ الصفر

(۹) کنز المعانی (۱۰) مغز المعانی

ان ملفوظات کو مختلف حضرات نے مختلف اوقات میں مرتب کیا ہے۔

آپ کے ملفو ظات کا مختصر جا ئزہ:

معدن المعانی:

یہ ملفوظات حضرت مخدوم الملک کے مرید خاص مولا نا زین بدر عربی کے ذریعہ دو جلدوں میں مرتب کئے گئے ہیں، اس میں ۱۳۴۹ء سے ۱۳۵۰ء تک کے ملفو ظات ہیں، جن میں نہ صرف خا لص صوفیا نہ رموزو نکات ہیں بلکہ حدیث اور، علم کلام پر بھی گفتگوکی گئی ہے جس سے اندا زہ لگا یا جا سکتا ہے کہ حضرت کی خانقاہی مجلسوں میں نہ صرف تصوف کے مسائل حل کئے جا تے تھے،بلکہ وعظ و نصیحت،رشد و ہدایت، اوصاف حمیدہ اور اخلاق حسنہ کی تعلیم بھی دی جا تی تھیں، ان ہی تعلیمات کے نتیجے میں کہا جا سکتا ہے کہ اس وقت مذہب و تصوف دو الگ چیزیں نہ تھیں بلکہ دونوں ایک ہی جسم میں دو آنکھوں کے ما نندتھے۔ ملفوظات کے اس مجمو عہ کی خا ص بات یہ ہے کہ آپنے ان ملفوظات میں جو کچھ فرما یا ہے اس کے آخر میں اشعار پڑھ کر اس کو دل پذیر و اثر انداز بنا دیا ہے۔مثلا ایک جگہ فرما یا، طالب دنیا،دنیا کے اسباب کو فراہم کرنے میں لگا رہتا ہے، طالب عقبیٰ احکام شرعی کو سامنے رکھ کر اس کی ظاہری پابندی کرتا رہتا ہے تا کہ اس کو عقبا کی کا میا بی حا صل ہو، لیکن طالب مولیٰ کا جب تک باطن درست نہیں ہوتا ہے اپنے مقصد کو حا صل نہیں کرتا ہے۔

خوان پر نعمت:

یہ ملفوظات معدن المعانی کی تیسری جلد ہے اس کو مو لا نازین بدر عربی نے مرتب کیا تھا، اس میں نماز معکوس، قو ت ملکی، تفکر، عبادات، عذاب و راحت قبر، ولایت اولیاء، شب معراج، وصول خواب کی تعبیر کے علاوہ تصوف کے جزوی نکات اور فقہی و شرعی مسائل بھی ہیں۔ خوان پر نعمت مطبع احمدی پٹنہ سے چھپی ہے یہ کتاب ۱۲۱ صفحات پر مشتمل ہے، اس کے آخر میں حضرت مخدوم الملک کی ایک منا جات بھی ہے۔ یہ کتاب سا لکوں اور بادشاہوں کے تعلق اور عوام کے مسائل کے حل کے لئے کو شش کرنے سے متعلق ہے، حضرت فرماتے ہیں کہ کسی مو من کے کام کے لئے کوشش کرنا بڑی دولت ہے اس کو کا ر پیغمبر سمجھنا چاہیئے۔

مو نس المریدین:

اس ملفوظات کو مو لا نا صلاح مخلص داود خانی نے مرتب کیا۔اس میں ۱۳۷۲ تا ۱۳۷۳ کے درمیان ہوئی ۲۱ مجلسوں کے ملفوظات کو مرتب کیا گیا ہے۔یہ ملفوظات رموز الٰہی اور انوار کا خزانہ ہیں۔ اس کے کچھ موضوعات اس طرح ہیں۔ جواز محبت مشائخ و علمائے حق، نعمت بہشت، تلقین صدق، تعریف سجادہ و صاحب سجادہ، تعریف زہد، مقطعات قرآن، ذکر روح، عذاب قہری، حق العباد، خروج دجال، نفخ صور، ایمان عارف، تکبر و خود بینی، مذمت نفس وغیرہ۔

اردو زبان میں اس مجمو عہ کا ترجمہ شاہ قسیم الدین احمد (بیت الشرف، خانقاہ، بہار شریف) نے کیا۔ ترجمہ نہایت سلیس اور رواں ہے۔ جو شخص فارسی زبان سے ناواقف ہو اس کو اس ترجمہ سے حضرت مخدوم الملک کی تعلیمات سمجھنے میں بڑی مدد ملے گی۔ ان ملفوظات میں مخدوم الملک نے صاحب سجادہ، قاضی اور عوام کو رموز الٰہی کی تعلیم دی۔

راحت القلوب:

اس ملفوظات میں ۱۳۸۰ء سے لیکر حضرت مخدوم الملک کی وفات سے کچھ عرصہ پہلے تک کی دس مجلسوں کے ملفوظات ہیں۔اس ملفوظات کو مولانا بدرعربی نے مرتب کیا۔یہ رسالہ بیس صفحات پر مشتمل ہے جسے مفید عام پریس آگرہ میں طبع کیا گیا ہے۔اس میں مختلف موضوعات پر روشنی ڈالی گئی ہے، جیسے رضائے حق، مبدا، معاد، متکلمین، مشا ئین، اشرا قیین، صوفی با شرع خواجہ اویس قرنی، سجدہ آدم صفی اللہ، آداب تلا وت قرآن پاک، روزہ عاشورہ، سادات کے اوصاف و غیرہ پر مبا حث ہیں اور کلام پاک کی بعض آیتوں کی تفسیر بھی ہے۔

حضرت مخدوم الملک کے اوردوسرے ملفوظات جو ان سے منسوب ہیں ان کے نام ہیں، ملفوظ الصغر، بحر المعانی، مغز المعانی، مراۃامحققین،فوائد غئبی، گنج لا یفنیٰ، مخ المعانی وغیرہ۔

مکتوبات

حضرت مخدوم کی تحریروں میں سب سے زیادہ شہرت آپ کے مکتوبات کو حاصل ہوئی، جو آپ نے وعظ وارشاد کے لئے ملک کے مختلف حصوں میں موجود اپنے مریدین ومنتسبین کے نام فارسی زبان میں تحریر کئے تھے، یہ مکتوبات چار مجموعوں میں منقسم ہیں، جن کے نام یہ ہیں:

(۱) مکتوبات صدی　　　(۲) مکتوبات دو صدی

(۳) مکتوبات بست وہشت　　　(4) فوائد رکنی

مخدوم جہاں نے اپنی خانقاہ میں بیٹھ کر اسلام کی تعلیم بذریعہ مکتوبات ”یعنی فاصلاتی نظام تعلیم“ کے ذریعہ تقریباً ایک لاکھ مریدوں کو دی۔ اور بڑی خاموشی سے ان کی اصلاح فرمائی۔ قابل غور بات یہ ہے کہ ۲۱ویں صدی میں تعلیم کے فروغ کے لیے یہی فاصلاتی تعلیمی نظام ایک بہتر نظام سمجھا جانے لگا اور بڑی تیزی سے اس نظام کو مقبولیت حاصل ہوئی۔یہ بات بلا کسی شک وشبہ کے کہی جاسکتی ہے کہ ہندوستان میں اس کی ابتدا کا سہرا صوفیا کے سر ہے۔

آپ کے مکتوبات کا مختصر جائزہ

مخدوم جہاں کی یادگار اور ان کے علوم و معارف کا آئینہ ان کے مکتوبات کے درج بالا مجموعات ہیں۔جو اہل علم و معرفت کے نزدیک خاص امتیاز رکھتے ہیں۔یہ مکاتیب زور قلم،قوت بیانی،اور حسن انشاء کا اعلی نمونہ ہیں۔یہ مکتوبات علم کی گہرائی،تحقیقات کی ندرت اور مشکلات کی عقدہ کشائی،مقام نبوت کی حرمت و عظمت کے بیان اور شریعت کی حمایت اور شرعی لطائف کے اعتبار سے بے نظیر ہیں۔ ان مکتوبات میں تصوف کے تمام رموز و نکات پر مدلل اور محققانہ مباحث ہیں۔ان میں توحید،نور، کشف وادراک، تجلی، توبہ،ایمان،معرفت،تقوی،مجاہدہ نفس و ریاضت،ترک دنیا،ذکر و فکر،علم اور شریعت کی ظاہری پابندی وغیرہ کے تعلق سے بحثیں ہیں۔ ان مکاتیب کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کے علم و فکر کی رسائی کن بلندیوں تک ہے۔معرفت الہی،ایمان و ایقان،تصفیہ قلب و تزکیہ نفس،اخلاق کی باریکیوں اور نفس انسانی کی کمزوریوں اور غلطیوں کی دریافت میں کہاں تک فتوحات حاصل کی ہیں اور کس درجہ تک کامیاب کوششیں کی ہے۔

مکتوبات صدی:۔

یہ مکتوبات مخدوم الملک کے مرید قاضی شمس الدین حاکم چوسہ ؒ کے نام ہیں۔اس میں سو مکاتیب ہیں۔ جس میں تصوف کے تمام اہم مسائل پر مختصر اورمحققانہ مباحث ہیں۔ یہ مکتوبات ۷۴۷ھ بمطابق 1346ء میں لکھے گئے۔ ۱۵؎ ۔ اسے زین بدر عربی نے ۷۴۷ھ میں مرتب کیا ہے۔پہلی مرتبہ علوی پریس، لکھنو،انڈیا سے ۱۲۸۷ھ مطابق ۱۸۷۰ء میں شائع ہوئے۔اس کے بعد اردو میں بھی اس کے ترجمے شائع ہوئے۔اسٹریلیا کے معروف اسکالر پال جکشن،ایس جے نے کے نام سے ان کا ترجمہ “Sharafuddin Maneri: The Hundred Letters” انگریزی زبان میں کیا۔ انہوں نے مکتوبات کے علاوہ مخدوم کی دوسری کتاب خوان پر نعمت کا بھی انگریزی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔

مکتوبات دو صدی:۔

مکتوبات دو صدی میں عموماً ۱۵۱ مکتوبات پائے جاتے ہیں۔یہ مکتوبات کسی فرد واحد کے نام نہیں ہیں۔ بلکہ مختلف مریدوں کے نام جو خطوط تحریر کیے ہیں ان ہی کا مجموعہ ہے۔ اس کو مخدوم الملک کے کاتب مولانا زین بدر عربی نے مکتوبات صدی کے بائیس سال بعد 769ھ بمطابق 1367ء میں ترتیب دیاتھا۔ مگر خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ کے مخطوطہ میں مرتب کانام دوسرا ہے۔ اس مخطوطہ میں مرتب کا نام محمد بن عیسیٰ البلخی المدعوبہ اشرف بن رکن ہے۔ یہ مخطوطات بھی شائع ہوگئے ہیں۔[vi]

مکتوبات بست وہشت:۔

اس میں ۲۸/مکتوبات ہیں۔ یہ مولانا امام مظفر کے نام ہیں۔ان میں زیادہ تر راہ سلوک میں پیش آنے والے مشکلات کا حل اور اس راہ کی ترقیات و کیفیات کا بیان ہے۔

فوائد رکنی:۔

یہ 44صفحات پر مشتمل ایک رسالہ ہے۔ اس رسالہ میں مخدوم الملک نے اپنے ایک مرید رکن الدین کوحج کے وقت میں سفر اور حضر میں مطالعہ کے لیے ہدایتیں دی تھیں۔ یہ خطوط کی صورت میں ہے۔

مخدوم جہاں کے مکتوبات کی قدر و قیمت کا اندازہ مولانا ابوالحسن علی ندوی کے اس اقتباس سے لگایا جاسکتا ہے:

علوم و معارف کے علاوہ یہ مکاتیب زور قلم،قوت بیانی اور حسن انشاء کا بھی اعلی نمونہ ہیں۔اور ان کے بہت سے ٹکرے اس قابل ہیں کہ دنیا کے بہترین ادبی نمونوں میں شامل اور ادب عالی میں شمار کئے جائیں۔ [vii]

مخدوم الملک کی تحریروں کے علمی و ادبی پایہ اور اس کے اسلوب اور ادب کے تعلق سے مولانا ابوالحسن علی ندوی تحریر کرتے ہیں:

غرض اس باطنی کیفیت، یقین و مشاہدہ،دعوت کے غلبہ اہل عصر و اہل تعلق کو حقائق سے آگاہ کرنے اور منزل مقصود پر پہنچانے کے جذبہ، اخلاص و دردمندی، روح کی لطافت اور قلوب کی پاکیزگی اور اس سب کے ساتھ ذوق سلیم اور زبان پر قدرت نے حضرت شیخ شرف الدین کو ایک بلند ادبی مقام عطا کیا ہے۔اور انہوں نے اپنے خیالات و جذبات کے اظہار کے لئے ایک مستقل اسلوب پیدا کر لیا ہے۔جو انہیں کے ساتھ مخصوص ہے، ان کے مکتوبات نہ صرف فارسی ادبیات بلکہ اسلامی ادبیات میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں۔اور معارف و حقائق، دعوت و اصلاح کے وسیع ذخیرے میں کم چیزیں ایسی ہوں گی جو اپنی ادبیت اور قوت و تاثیر میں ان کی نظیر ہوں۔[viii]

اختتام

حضرت مخدوم کو اللہ نے طویل عمر سے نوازا، عمر کے ساتھ عمل کی زبردست قوت بھی عطا کی تھی، مخدوم جہاں نے اسلامی اخلاق کا مجسم نمونہ بن کر لوگوں کو اسلام کی دعوت دی اور سماجی و رفاہی کاموں کے ذریعہ لوگوں کے دل جیتے اور ہر ایک کے ساتھ مساویانہ برتاؤ کرکے پسماندہ طبقوں کواسلام کا گرویدہ بنایا۔ ان کے دروازے ہر ایک کے لئے خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان 'امیر ہو یا غریب کھلے تھے۔ان کا کام ہر ایک میں بلا کسی تفریق کے 'ارشاد و ہدایت' تھا۔ایک ہندو کے قبول اسلام سے انہیں جتنی خوشی حاصل ہوتی تھی شاید اس سے زیادہ ایک مسلمان کے ترک گناہ سے ہوتی تھی۔آپ ہر ایک کو ایک بلند تر روحانی زندگی کا پیغام دیتے اور اس کا عملی نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ غیر مسلم اسلام کی طرف راغب ہوتے اور عام مسلمان ایک پاک اور بے عیب زندگی کی طرف۔

دہلی کے سلطان محمد تغلق نے بہار شریف میں ان کی خانقاہ کے لئے عمارت کی تعمیر خود کرائی۔اور خانقاہ کے انتظام و انصرام کے لئے پرگنہ راجگیر جاگیر کے طور پر زبردستی قبول کرانے میں کامیاب ہوگیا۔مگر آپ عہد فیروز تغلق میں جاگیر سے دست بردار ہوگئے۔ اس کے بعد آپ نے اپنی باقی عمر کے 50-60 سال بہار میں ہی مستقل قیام کر کے دعوت و تبلیغ کا کام انجام دیا، اور خلق خدا کی رشد و ہدایت اورطالبان حق کی تعلیم و تربیت میں لمحہ آخر تک مصروف رہے۔اور ۵/جنوری 1371ء کو 108سال کی عمر میں وفات پائی، اور منیر میں مدفون ہوئے۔

آسماں ان کی لحد پر شبنم افشانی کرے

سبزہئ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

حواشی و حوالہ جات (References)

---

[1] ؎ مولانا ابوالحسن علی ندوی،**تاریخ دعوت و عزیمت**(مجلس تحقیقات و نشریات اسلام لکھنو-2008ء) حصہ سوم،صفحہ 177

Molana Abu Al-Hassan Ali Nadvi, **Tarikh Dawat wa Azeemat** (Majlis Tahqeeqat wa Nashriyat e Islam, Lacknau, 2008) Part-3 , P177

[ii] ؎ سید ضمیر الدین احمد، **مخدوم شرف الدین احمد یحی منیری۔احوال و افکار**،(خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ-1994ء)ص-41

Syed Zamir Uddin Ahmad, **Makhdoom Sharfuddin Ahmad Yahya Muniri, Ahwal wa Afkar** (Khuda Bakharsh Orinatal Library, Pattna, 1994) P-41

[iii] ؎ شیخ محمد اکرام،**آب کوثر**، (تاج پرنٹر نئی دہلی۔۱۹۹۱ء) ص438

Shaikh Muhammad Akram,Aabi Kausar(Tab Printers, New Delhi,1991)P-438

[iv] ؎ ؎ سید ضمیر الدین احمد، **مخدوم شرف الدین احمد یحی منیری۔احوال و افکار** ،ص94

Syed Zamir Uddin Ahmad, **Makhdoom Sharfuddin Ahmad Yahya Muniri, Ahwal wa Afkar** P-94

[v] سید صباح الدین عبدالرحمن،**بزم صوفیہ**،(دار المصنفین شبلی اکیڈمی اعظم گڑھ، 2011ء)ص-704

Syed Sibahuddin Abdur Rahman, **Bazmi Sofia**(Dar –Ul-Musanifeen, Sibli Acadmy, Azam Garah,2011)P-704

[vi] سید صباح الدین عبدالرحمن،بزم صوفیہ،ص-381

Syed Sibahuddin Abdur Rahman, **Bazmi Sofia**, P-381

[vii] مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، **تاریخ دعوت و عزیمت**، حصہ سوم،ص۔۷۱۲

Molana Abu Al-Hassan Ali Nadvi, Tarikh Dawat wa Azeemat,P-712

[viii] مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، **تاریخ دعوت و عزیمت**، حصہ سوم،ص-221

Molana Abu Al-Hassan Ali Nadvi, **Tarikh Dawat wa Azeemat**,P-221